السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ عمرو اور زید آپس میں بھائی ہیں۔ عمرو کی بیٹی اور زید کا بیٹا دونوں صغیر تھے صغر سنی میں ان کا نکاح کیا گیا مگر اس وقت لڑکی بالغ ہوگئی ہے اور لڑکا ابھی غیر بالغ ہے طرفین اس بات پر راضی ہیں کہ اس نکاح کو ختم کر کے لڑکی کا دوسری جگہ نکاح کروایا جائے۔ کیا یہ جائز ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

معلوم ہونا چاہیئے مذکورہ مسئلہ میں والد کو جو حق اور اختیار حاصل تھا وہ ختم ہوجاتا ہے مگر اب عورت جس کا صغر سنی میں نکاح کیا گیا وہ بالغ ہونے پر نکاح ختم کرانا چاہتی ہے تو یہ جائز ہے جس طرح حدیث پاک ہے :

((عن ابن عباس رضی اللہ عنہ أن جارية بكرا أتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذكرت أن أباها زوجها وهی كارهة فخيرها رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)) راوه احمد وابوداود' ابن ماجه

''ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ ایک باکرہ عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور ذکر کیا کہ اس کے والد نے اس کا نکاح اس جگہ کیا ہے جہاں پر وہ ناخوش ہے تو رسول اللہ ﷺ نے اس کو اختیار دیا۔''

ھذا ما عندی واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ راشدیہ

صفحہ نمبر 436

محدث فتویٰ